سیدنا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ریاض مجید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّدنا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ریاض مجید

نعت اکادمی

سلسلہ اشاعت: 122

تاریخ اشاعت: 14/اگست 2022

قیمت: =/500 روپے

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت/حقوق: مصنف

کمپوزنگ: مبشرہ آصف

تزئین: علی حسن زیدی

سرِ ورق: علی

بائنڈنگ: محمد عمران 0304-6367050

مطبع: زیدی، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300.6619124

اہتمام: نعت اکادمی

پوسٹ بکس نمبر 25 فیصل آباد

انتساب

احترامات ِ فراواں کے ساتھ

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

کے نام

ترتیب

1)۔	عدم کے قالبِ تیرہ کا اوّلیں رَم تھا (حمد)	11
2)۔	قریب آتی ولایت کا پیش خیمہ ہے	15
3)۔	لب ولہجہ درُود انداز کرنا چاہتے ہیں	17
4)۔	جس کی مٹّی میں ہے حُبِّ شہہ والاؑ اُس کو	19
5)۔	رہے گی نعت میں حائل، بیاں کی تنہائی	21
6)۔	اس خاک کولَو، تیرے اجالے سے ملی ہے	23
7)۔	بہجت افزا، جاں فزا، سطوت نواز	25
8)۔	نُور پھیلاتی ہوئی راہگزر میں رہنا	27
9)۔	کسی بہت ہی بڑے معرکے کی تیّاری	29
10)۔	مغفرت کے حصول کی خاطر	31
11)۔	ثنا کی سعیِ سعادت رقم میں رہنا ہے	33
12)۔	صدا جو دل سے یہ صلِّ علیٰ کی آتی ہے	35
13)۔	سرکارؐ سے اظہارِ محبت کے لئے ہے	37

14)۔ جو یاد آئی اچانک مدینہ شہر کی ضَو 39

15)۔ مولا صفت ہے ایک وہ انساںؐ بعینہٖ 41

16)۔ لمحات درُودوں سے جو منسوب ہوئے ہیں 43

17)۔ آپؐ کی شان ہے اظہار کی حد سے باہر 45

18)۔ وہی تعبیر ہے قرآں کی، جو سنّت سے چلی 47

19)۔ سفر حج ہے انقلاب افزا 49

20)۔ کاسے ہم آنکھوں کے یوں آنسوؤں سے پُر کرلیں 51

21)۔ اُن سے اظہارِ عقیدت کا صلہ ہے دل میں 53

22)۔ محویت نعت میں جو اجر و صلہ پاتی ہے 55

23)۔ لفظوں میں پروئے ہیں ستارے 57

24)۔ ولائے شاہؐ سے نکھر کے اخترِ بہشت ہے 59

25)۔ شہر نبیؐ سے آئیں جو خلد آشنا ہوائیں! 61

26)۔ آنکھ میں اشکِ شکر لا کے دیکھ 63

27)۔ اگر ہم آپ میں نابود ہوں مدینے میں 65

28)۔ اذنِ سے رب کے ہے درکار شفاعت اُن کی 67

29)۔ ٹھیک کیں طرزیں، سلیقے خود نکھارے نعت کے 69

30)۔ حرم کی یاد کا جب بھی اعادہ کرتا ہوں 71

31)۔ گفتار تری، حاملِ اوصافِ حمیدہ 73

32)۔ ہر اعتبارؔ سے جاری، رواں دواں اُنؐ کی 75

33)۔ ریاض حُبِّ نبیؐ کی جزا بہشتی ہے	77
34)۔ عرش سے فرش تک انوار تھے طاری ایسے	79
35)۔ مہک درُودکی جب تک لہو میں گھُلتی نہیں	81
36)۔ دلوں کو چھُوتی ہوئی اچھّی باتیں کرتے ہیں	83
37)۔ لاریب ہمہ خلق کے سلطان، تمھی ہو	85
38)۔ اُس نگر ہے جب تک دل، ظلِّ لَمِ یزل میں ہے	87
39)۔ سفرِ عمرہ کی تیّاری عجب ہوتی ہے	89
40)۔ وفورِ جذب سے ہم بے زبانوں جیسے تھے	91
41)۔ طیبہ تک ہے پہنچتا سبھی کا سلام	93
42)۔ اے خوشا! چاہیں جب اُس دَر کی زیارت کرلیں	95
43)۔ حرفِ درود رحمت و برکت ہے سر بسر	98
44)۔ دل سے ہو وہ لفظ لفظ جو بھی ادا ہو	100
45)۔ کیفیت جذب کی، خود فن میں ڈھلی جاتی ہے	102
46)۔ وجود خواب میں تبدیل ہو گیا ہوتا	104
47)۔ برگزیدہ ہیں لوحِ ابجد کے	106
48)۔ طیبہ کی زمیں چرخِ زَبرجدسی لگی ہے	108
49)۔ ریاض رُوکشِ سدرہ ہُوا عمودِ قلم	110
50)۔ جو حاصل آنکھوں کو روضے کی دید ہو مولا!	113
51)۔ امن و عافیت کا معمورہ، سکینت گاہ ہے	115

52)۔ ہے آپؐ سے محبت، اجداد سے زیادہ 117
53)۔ تا عمر لب پہ اسمِ حبیب خدا کا ذکر 119
54)۔ طیبہ کے رستے میں دُرود پڑھیں 121
55)۔ لاکھوں درود پاک رسول کریم پر 123
56)۔ ہوں صبح سے ہی معتکفِ نیّتِ دُرود 125
57)۔ وفورِ شوق میں بے حد دُرود پڑھتے تھے 127
58)۔ لکھ نعت اُن کی درد کے سانچے میں ڈھال کر 129
59)۔ جس جاں میں نعت و حکمت و دیں کا دیار ہے 131
60)۔ کسی بھی شہر گاؤں میں رہوں مَیں 133
61)۔ ’کُن‘ کی بھید بھری تاریخ کا احسن و اکمل وہ دن ہوگا 135
62)۔ سیرتِ سیّدِؐ سادات رقم کرتے ہیں 137
63)۔ ریاض ___ رکھتی ہے اجرِ عظیم محنتِ نعت 139

سیّدنا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حمد

عدم کے قالبِ تیرہ کا اوّلیں رَم تھا
وہ لمحہ سلکِ زماں کا بڑا مکرّم تھا

مہیب چُپ کا تسلّط تھا شش جہات اوپر
فضا میں پھیلا اندھیرا بڑا مجسّم تھا

پگھلتا کھَولتا لاوا تھی کائنات ابھی
عجیب صورتِ سیّال، نظمِ عالم تھا

جو چیز بھی تھی، ہیولے سی بے شباہت تھی
ہر ایک شے کا سراپا بڑا ہی مبہم تھا

ہر ایک رنگ تھا پھیکا، جو کر رہا تھا ظہور
جو ہو رہا تھا ہویدا وہ نقش، مدّہم تھا

اشارہ 'کُـــن' کا کیا جا چکا تھا' آن اندر
مظاہرات کا پھر اک ظہورِ پیہم تھا

وجود پانے لگے تھے' ستارے 'سیّارے
وہ ہو رہا تھا جدا' جو وجود توَام تھا

تھا انتشار مگر کس قدر سلیقہ بند
تھا افتراق مگر کس قدر منظّم تھا

عدم کی طرح کا وہ کالعدم تھا کیا بھرپُور
تھی کیسی نیستی' جس کا ثمر یہ عالم تھا

کھلا یہ حرفِ 'رتقنا' پہ غور کرنے سے
کہیں زمین کے اندر یہ آسماں ضم تھا

تھیں اوّلین شروعات کارِ ہستی کی
پھر اِس کے بعد تو یہ سلسلہ دما دم تھا

کوئی بھی حد نہ تھی وسعت کی، ظرفِ ہستی کو
تھا جتنا چاہیے پھیلاؤ، وہ فراہم تھا

تھے خواب اُس میں گندھے حکمت اور حیرت کے
وجودِ ربطِ عناصر کا کتنا محکم تھا

اُس آن میں تھے نہاں حال و ماضی و فردا
وجود ایک زمانے میں سب کا مُدغم تھا

جو ہو رہا تھا، جو ہونے کو تھا، ہُوا تھا جو
اس ایک راز کا اللہ ایک اعلم تھا

سمجھتا کون تب، اُس بے نیاز کی تدبیر
جو ہو رہا تھا فقط وہ ہی اِس کا محرم تھا

مکاں کے ساتھ زماں کی ہوئی شناخت، ایسا
یہ کار ـــــــــ کارِ پُراسرار و کارِ پیہم تھا

وفورِ رحمتِ رب کو تھا انتظار ___ ابھی
ظہورِ رحمتِ ربؐ آشکار کم کم تھا

تھا ایک کام جو تقدیم میں مؤخّر وہ
شمارِ امر میں تخلیق سے مقدّم تھا

تعیّنات ابھی ہو رہے تھے صورت یاب
سکوتؐ معرفتِ حق کا اسمِ اعظم تھا

تھے محکمات ابھی 'آیاتِ مخفی المعنیٰ'
نہ لفظ تھا مُتشابہہ کوئی نہ محکم تھا

فلک پہ نجمِ محمدؐ کا ہو چکا تھا طلوع
تراب وآب کے آمیزے میں جب آدمؑ تھا

صلی اللہ علیہ وسلم

قریب آتی ولایت کا پیش خیمہ ہے
یہ روشنی کسی حیرت کا پیش خیمہ ہے!

کسی جہانِ ثنا سے مہکتی نعت لَدی
نزُول ہو رہی، ساعت کا پیش خیمہ ہے

یہ ابتدا کسی پُرنور استعارے کی
کسی بلیغ علامت کا پیش خیمہ ہے

حرم کی سمت چلا ہے خیال‘ یہ خوشبو
وِلا کے باب میں مدحت کا پیش خیمہ ہے

غبار دُھلتا چلا جا رہا ہے اندر کا
ہر ایک اشک‘ سکینت کا پیش خیمہ ہے

لئے ہوئے ہے فضا' نامۂ قبولیت
جو ثانیہ ہے بشارت کا پیش خیمہ ہے

یہ التجا ہے جو' آوازِ دل کی جان اِسے
یہ اشتیاق جو جنت کا پیش خیمہ ہے

ابد فروغ عقیدہ تریؐ رسالت کا
ازل سرشت عقیدت کا پیش خیمہ ہے

سوئے مدینہ ہنر کی ہے جو اُڑان ریاضؔ
یہ اپنے آپ سے ہجرت کا پیش خیمہ ہے

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

لب و لہجہ درُود انداز کرنا چاہتے ہیں
ثنا صلِّ کی ہم آواز کرنا چاہتے ہیں

جہاں پر لفظ تمثالیں ہوں گنجِ معرفت کی
دَر ایسی حیرتوں کا باز کرنا چاہتے ہیں

جو تیری نعت سے موسوم ہوٴ تاریخ اندر
ہم ایسے عہد کا آغاز کرنا چاہتے ہیں

پڑھی جائے جواُن کے رُوبَرو جنت کے اندر
اک ایسی نعت پس انداز کرنا چاہتے ہیں

اکیلے سیرِ ہفت افلاکِ نعت اچھی ہےٴ لیکن
ہم اوروں کو بھی ہم اعزاز کرنا چاہتے ہیں

بلند آہنگ آوازوں بھرے ماحول میں ہم
سکوت و عجز سے اعجاز کرنا چاہتے ہیں

طوافِ گنبدِ خضرا میں ہیں جو محو طائر
سرِ سدرہ وہ کب پرواز کرنا چاہتے ہیں؟

خدا شاہد کہ ہم خوش ہیں وہاں پچھلی صفوں میں
جہاں سب اپنے کو ممتاز کرنا چاہتے ہیں

بتانا چاہتے ہیں حیرتیں صلّ علیٰ کی
ریاضؔ احباب کو ہم راز کرنا چاہتے ہیں

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

جس کی مٹّی میں ہے حُبِّ شہہ والاؐ اُس کو
بھلا لگتا ہے جہاں بھر سے مدینہ اُس کو

آپؐ کے جسم مطہّر سے جو مَس ہو رہی ہے
عرش کی مثل ہے وہ خاک، پتہ ہے اُس کو

دل تری نعت سرائی میں بسر جس کو کرے
خیر توفیقؔ ہے ہر سرمدی لمحہؔ اُس کو

جو اُحد دوست ہے، جو اُس کی زباں جانتا ہے
پاس اُحد اپنے بلاتا ہے ہمیشہ اُس کو

خیر کا اس کو ہی کچھ بڑھ کے صلہ ملتا ہے
آپؐ کی ذات پہ ہے جتنا بھروسہؔ اُس کو

خاکِ طیبہ میں نظر آتا ہے اُن پاؤں کا لمس
دل کی آنکھوں سے ہے جو دیکھنے والا' اُس کو

فہم رکھتا ہے جو قرآن کا اور سیرت کا
آپؐ کی ذات ہے قرآن سراپا' اُس کو

کچھ نہیں مانگتا احباب سے' جُز اِس کے ریاضؔ
یاد جب آئے کہیں' ''بخش دے مولا' اُس کو''

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

رہے گی نعت میں حائل، بیاں کی تنہائی
نہ پاٹ ہو گی کبھی درمیاں کی تنہائی

ہیں جذب وعرض میں کہسار فاصلوں کے کھڑے
ہنر پہ بوجھ ہے لفظ و زباں کی تنہائی

خوشا نصیب کہ معراجِ شہہ ﷺ سے دُور ہوئی
خدا و آدمی کے درمیاں کی تنہائی

کر اپنی یادِ کرم بار سے اِسے آباد
ہے جان کاہ، دلِ بے کراں کی تنہائی

درُودِ پاک سے چہکیں فضائیں اندر کی
لہو رُلاتی تھی ماحولِ جاں کی تنہائی

بھرا جہان ہے موجود صحن کعبہ میں
جو سامنے ہو حرم تو کہاں کی تنہائی؟

کرو جو غور تو اک اک کی مختلف ہو گی
طواف کرتے ہوئے زائراں کی تنہائی!

سہار ہوتی نہیں حج کے ازدحام کے بعد
جو گھر پہنچتے ہی ہوتی ہے جاں کی تنہائی

فقیرؔ و تائبؔ و حافظؔ سے جانے والے_ ریاضؔ
کو دے گئے ہیں بھرے کارواں کی تنہائی

صلی اللہ علیہ وسلم

اس خاک کو لَوٗ تیرے اجالے سے ملی ہے
سب روشنی سیرت کے حوالے سے ملی ہے

جس شخص کو جس درجہ فضیلت ملی ___ خود کو
وہ سیرتی کردار میں ڈھالے سے ملی ہے

تَر کرتا تھا لبِ کاسہ رسولانِ سلف کا
سیرابیِ جاں تیرے پیالے سے ملی ہے

بخشی تری آمد نے عناصر کو بصیرت
منظر کو نظر دیکھنے والے سے ملی ہے

لفظ اپنے تلازم سے چمک اٹھّا ثنا میں
اِس چاند کو ضوٗ چاند کے ہالے سے ملی ہے

آیا ہے نہ آئے گا کوئی ختمِ رسلؐ سا
سچائی یہ تاریخ کھنگالے سے ملی ہے

آسائشِ دنیا، ترے نعلین کا صدقہ
جنت ترے بخشش کے قبالے سے ملی ہے

عقبیٰ کی خوشی بھی نہ وہ کیوں پائیں گے جن کو
دنیا، تری چوکھٹ کے حوالے سے ملی ہے

دنیا کا سہارا نہ کوئی دیتا وہ رفعت
ہم کو جو ریاضؔ اُن کے سنبھالے سے ملی ہے

بہجت افزا، جاں فزا، سطوت نواز
تیری طاعت بے گماں' عزّت نواز!

آپؐ کی گفتار، کردار آپؐ کا
مغفرت انداز، عافیت نواز

متّصف وہ سینکڑوں اوصاف سے
عفو خُو، بخشش رساں، رحمت نواز

احسن الاذکار تیرا ذکر ہے
حسن زا، تزئین گر، زینت نواز

تیرے دیں سے ربط' تجھ سے انسلاک
حوصلہ بخش اور صلاحیت نواز

اُن کی طاعت میں بسر ہوتی ہوئی
ایک اک ساعت عبودیت نواز

گریہ اسلوب آمد اُن کے شہر میں
واپسی اس شہر سے رقّت نواز

پیشِ روضہ کی خموشی بھی بڑی
جوہر افروز اور محویّت نواز

اس نبیؐ کا امتّی ہونا ریاضؔ
زندگی افزا، طمانیت نواز

صلی اللہ علیہ وسلم

نُور پھیلاتی ہوئی راہگزر میں رہنا
اے خیال! ایسے ہی طیبہ کے سفر میں رہنا

بیٹھتے اُٹھتے سدا جاگتے سوتے ہر وقت
اُن کی بے پایاں محبت کے اثر میں رہنا

اُن کی رحمت کو قریب اپنے ہی کرنا محسوس
خوش گماں رہنا ہے یوں اُن کی نظر میں رہنا

جب بھی توفیق ملے، جتنی ملے، راتوں کو
نعت آمادہ یونہی پچھلے پہر میں رہنا

حرمِ نعت کی تعمیر ہو جتنی بھی بلند
اُن کی طاعت کو ہے بنیادِ ہنر میں رہنا

تھی طلب پہلے جو، وہ اب ہے تڑپ کی صورت
لوٹ کر طیبہ سے دشوار ہے گھر میں رہنا

گنبدِ سبز کے گرد اُڑتے پرندوں کی طرح
اے مری روح! سدا اُن کے نگر میں رہنا!

طیبہ سے واپسی کے وقت کے اے آخری اشک
تا دمِ جاں کنی اب دیدۂ تر میں رہنا

اور کچھ سوچ نہ سُوجھے مجھے طیبہ کے سوا
ہے ریاضؔ اک یہی سودا مرے سر میں رہنا!

کسی بہت ہی بڑے معرکے کی تیّاری
ہے پیشِ نعت کسی تجربے کی تیّاری

ہو دھیان آپ کے عہدِ کرم کو رُو بہ سفر
دلا! کر ایسے کسی تخلیئے کی تیّاری

بُجھا سکے نہ اسے صَرصَرِ زمانہ کبھی
ابد فروغ ہو میرے دیئے کی تیّاری

ترا کرم ہمیں اُس سے پناہ میں رکھّے
ہے بطنِ ہست میں جس حادثے کی تیّاری

وضو کر اشک تہجد سے، دل کی آنکھ سے کر
حضورِ یاب کسی تخلیئے کی تیّاری

ہماری سعیِ ثنا کی مثال ایسے ہے
کہ جیسے سوتے میں ہو جاگنے کی تیّاری

جو اصل متن ہے نعتوں کا لکھ گئے حسّانؓ
ہماری کوششیں ہیں حاشیے کی تیّاری

مسافرانِ حرم کے ہیں طور، حُبّ انگیز
خروش خیز ہے اک دوسرے کی تیّاری

کِھلے کِھلے ہوئے چہرے، دُھلے دُھلے احرام
ریاضؔ دیدنی ہے قافلے کی تیّاری

صلی اللہ علیہ وسلم

مغفرت کے حصول کی خاطر
فن ہے مدحِ رسولؐ کی خاطر

جو لکھا ہے، جو لکھنا ہے وہ ہو
اُنؐ کے حُسنِ قبول کی خاطر

خالقِ حسن نے کھلایا ہے
چمن اِس ایک پھول کی خاطر

کہکشاں تھی ازل سے چشم بہ راہ
اُن کے قدموں کی دھول کی خاطر

خلق میں اُنؐ کی، کی گئی تخلیق
رحمتوں کے نزُول کی خاطر

ملیں کچھ حرفِ منقبت یا رب!
حَسنَین و بتولؑ کی خاطر

چاہیئے اذن اور عمرِ خضر
کارِ مدحت میں طول کی خاطر

اشک و دیدار کی سکینت بخش
دل و چشمِ ملول کی خاطر

رہِ ثنا رُو سدا ریاضؔ مجید
مغفرت کے حصول کی خاطر

۞

صلی اللہ علیہ وسلم

ثنا کی سعیِ سعادت رقم میں رہنا ہے
سدا قلم کو مطافِ حرم میں رہنا ہے

خیال کی ہمیں نعمت ملی ہے کیسی عظیم!
اِس اک وسیلے جہانِ کرم میں رہنا ہے

کبھی مواجہ میں اُن جالیوں کے پاس کبھی
ریاض جنّۃ کے خلدِ نعم میں رہنا ہے

جہاں کہیں بھی رہیں، نعت جُو خیالوں کو
نبیؐ کے قریۂ رحمت شیم میں رہنا ہے

طریقِ ہجرہ سے موسوم ہے جو___روح کو اُس
فضائے رہگزرِ محتشم میں رہنا ہے

گزشتگانِ حُب انداز کی رفاقت میں
گھروں میں بیٹھے طوافِ حرم میں رہنا ہے

مدینے سے وہ سلامِ وِداع کا منظر
میرے گھر آنے تک اِس چشمِ نم میں رہنا ہے

تلاش کرتے ہیں امکان نعت تازہ کے
ہنر کو تیری رہِ محتشم میں رہنا ہے

جواُن کے دَر کے غلاموں کے ہیں غلام ریاضؔ
ہماری خاک کو اُن کے قدم میں رہنا ہے

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

صدا جو دل سے یہ صلِّ علیٰ کی آتی ہے
یہ بازگشت خود اپنی ثنا کی آتی ہے

ملائکہ کی ہے یہ داد، نعتِ تازہ پر
صدائے خوش جو ہمیں 'مُرحبا' کی آتی ہے

قریب سے کوئی زائرِ حرم کا گزرا ہے
مہک فضائے حرم کی ہوا کی آتی ہے

نہیں یہ چاپ کسی اور کی، سوا تیرےؐ
جو سدرہ سے کسی آوازِ پا کی آتی ہے

'بلیٰ' کے اوّلین تصدیق کی صدا یہ کسی
ابد شناس، ازل آشنا کی آتی ہے

چمکتے چہروں کی حامل یہ خاص امّت ہے
یہ حشر میں جو رسولِ خدا کی آتی ہے

دیارِ جاں میں 'الست بربکم' کی مہک
اَزل اَزال کسی ابتدا کی آتی ہے

گدازِ نعت میں کرتے ہیں کیفیت آمیز
یہ ایک طرز ہی ہم کو دعا کی آتی ہے

علاحدہ ہے جو اوروں سے نعت کی یہ صدا
ریاضِ زائرِ حیرت سرا کی آتی ہے

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارؐ سے اظہار محبت کے لئے ہے
ہر حرفِ بلیغ آپؐ کی مدحت کے لئے ہے

ہے کیسی عقیدت جو عقیدے میں ڈھلی ہے
کیسی ہے یہ عادت جو عبادت کے لئے ہے

تصویرِ دلآویز ہے اُس شہر کرم کی
کیا یادِ مبارک مری فرصت کے لئے ہے!

منسوب ہے صورت گری خلوت کی انہیںؐ سے
جو پَل ہے میّسر تری' مدحت کے لئے ہے

شایانِ ثنا ملتا نہیں کوئی قرینہ
حد درجہ ندامت مری لکنت کے لئے ہے!

اللہ مرے دل میں رہے نقش وہ صورت
وہ جو مری ہر ایک ضرورت کے لئے ہے

کیا روشنی ہے جس کا احاطہ نہ کبھی ہو
اک یاد جو برزخ کی فراغت کے لئے ہے

ہے گنگ ریاضؔ اپنی زباں، بابِ ثنا میں
اظہار کا یہ آئینہ حیرت کے لئے ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

جو یاد آئی اچانک مدینہ شہر کی ضَو
مرے خیال میں روشن ہوئی مواجہ کی لَو

مراد پائے، جو سعیِ ثنا میں گزرا وقت
قبول ہو مرے مولا یہ نعت کی تگ و دَو!

دل اُس کے سانچے میں ڈھلتا ہے، جس سے الفت ہو
کیا ہے رب نے طبیعت کو عشق کا پیرو

وسیع جتنی بھی پہنائی ہو عقیدت کی
ہو مصرع مصرع کو باندھے ہوئے عقیدہ کی رَو

خلوص، اساسِ ثنا ہے یہ بات یاد رہے
نہ اِس یقین سے خالی ہو نعت کی تگ و دو

وہ جن کے ساتھ شفاعت کا سلسلہ ہے بندھا
رہے گا ساتھ مرے اُن کی یاد کا پرتَو

ہیں میزبان مدینے کے، خوش دل و خوش اصل
خوش اعتبار، خوش آثار، خوش قدم، خوش رَو

ریاضؔ رب کی فزوں بخششوں سے کیا ہے بعید
جو ایک ایک مہینے میں نعتیں ہوں سو سو!

صلی اللہ علیہ وسلم

مولا صفت ہے ایک وہ انساںؐ بعینہٖ
سیرت ہے جس کی صورتِ قرآں بعینہٖ

دیوار و در ہیں اُس کے عقیدت کے آئینے
وہ شہر ہے کہ نعت کا دیواں بعینہٖ

ہے طُور جیسے 'لَم یزَلی' عکس کا امین
خاک اِس کی بھی ہے نُور بداماں بعینہٖ

جیسے گذشتگاں تھے ہمارے خلوص زاد
ہو جائیں کاش ہم بھی مسلماں بعینہٖ!

تعریف کی گئی بمطابق جو نام کے
صرف ایک ذات ایسی ہۓ ہاں ہاں بعینہٖ

جس طرح مسجدِ نبوی میں ہے ___ کا شکے
ہو میری دھڑکنوں میں چراغاں بعینہٖ

سوچا تھا جیسے ویسے ہی لکھّا' یہ جی میں ہے
رکھّوں بیاضِ نعت کا عنواں 'بعینہٖ'

۞

لمحات درُودوں سے جو منسوب ہوئے ہیں
اللہ کو اور آپؐ کو محبوب ہوئے ہیں

سامانِ عقیدت ہوئے الفاظ ثنا کے
وہ اشکِ ندامت تھے، جو مکتوب ہوئے ہیں!

ماحولِ مواجہ کی نَم آثار فضا میں
پیرائے خموشی کے بھی مرغوب ہوئے ہیں

جیسے بھی تھے وہ کام ____ وہ اخلاص فزا کام
جو حُبّ و ندامت میں ہوئے، خوب ہوئے ہیں!

کب دسترسِ خواب میں بھی آئے ___ نظر میں
جو لفظ ثنا کے لئے مطلوب ہوئے ہیں

جن کو نہ ملے لفظ تری نعت کی خاطر
وہ گُنگ یہاں صاحبِ اسلوب ہوئے ہیں!

گنجینۂ اَسرار ہے سعیِ ثنا آثار
دانا ہوئے، جو نعت کے مجذوب ہوئے ہیں!

اتنی ہی بڑھی منزلت اُس شاہؐ کے دَر پر
اچھّے ہوئے ہم جتنے بھی مجحوب ہوئے ہیں!

ہیں نعت سگالی پہ ریاضؔ آپ سے مامُور
اِس دَور میں ہم خیر کے مندوب ہوئے ہیں

آپؐ کی شان ہے اظہار کی حد سے باہر
خواب رہتا ہے یہ تعبیر کی زَد سے باہر

خام کوشش مری ___ ہر بار ہی رہ جاتی ہے نعت
لفظ کے پیرہنِ قامت و قد سے باہر

چودہ صدیوں سے ہیں سب لکھنے پہ مامور مگر
آج بھی نعت ہے اظہار کی حد سے باہر

مجھ خس اسلوب سے کس طور مرتّب ہو گی؟
جو ستائش رہی سعیِ اَب و جد سے باہر!

نعت کی غایتِ اصل آپسی رشتوں کا وقار
رہتے ہیں اہلِ ولاؔ بغض و حسد سے باہر!

رحم ـــــ! گردابِ مسائل سے نکل سکتی ہے
امّت ماندہ شہاؐ! تیری مدد سے باہر

کوئی گِن سکتا نہیں، کوئی نہیں اِس کا شمار
تیرے اوصاف ہیں امکانِ عدد سے باہر

اہلِ حُبّ تیرے کسی اور فضا کے ہیں مکیں
کششِ حرص سے اور دامِ خرد سے باہر

عملِ خیر ہمیشہ کا ہے اعزاز ریاضؔ
اور رہ جاتے ہیں سب فخرؔ لحد سے باہر

صلی اللہ علیہ وسلم

وہی تعبیر ہے قرآں کی، جو سنّت سے چلی
جو ترے اُسوہ سے پھُوٹی، تری سیرت سے چلی

خوبی و خیر کی جو روشنی پہنچی ہم تک
تیری رحمت، تری برکت، تری نسبت سے چلی

احترامِ حرمِ کعبہ سے ہے سرافراز
ہر روایت، جو مدینے کی محبّت سے چلی

کیا جہاں گیر عدالت بھری تہذیب تھی وہ
جو ترے حسنِ مواخات و اخوّت سے چلی!

تھی وہی نعتِ نبیؐ جو ہوئی چُپ سے آغاز
جو قلم سے نہیں، اشکوں بھری لکنت سے چلی!

طرزِ آدابِ نبیؐ کی ہے وہی خلد انجام
جو صحابہؓ سے چلی، آپؐ کی عترت سے چلی

ہے ثمر بار زمانے میں وہی شاخِ عمل
حسنِ نیّت سے، جو اخلاصِ ارادت سے چلی

عہد کیا اور بھی تاریخ میں گزرا ہے کوئی
جس کی پہچان صداقت سے، امانت سے چلی!

چودہ سو سال سے جان اُس میں ہے مصروفِ نماز
جو ریاضؔ آپؐ کے اسلوبِ امامت سے چلی

صلی اللہ علیہ وسلم

سفر حج ہے انقلاب افزا
زندگی بخش، احتساب افزا

جہاں ہو جائے ایک ___ لاکھ درُود
ہے فضائے حرم، ثواب افزا

اشک ہیں یا ندامتوں کی فصیل
منظرِ کعبہ ہے سحاب افزا

سنگِ اسود کا بوسۂ زائر کا
قدر زا، رتبہ بخش، آب افزا

غیر ذی زرع، خاکِ ہستی کو
ہے طراوت فزا، تُراب افزا

روشنی بخش اُداس جذبوں کو
جلوہ میزاب کا ہے تاب افزا

ایک ہی شہر ـــــــ جس کی جانب سے
ہے بلاوہ' ہزار خواب افزا

دلوں' جذبوں' جسارتوں کے لئے
اتّصال افزا' انجذاب افزا

کشتِ جاں کے لئے فضائے حرم
سنبل و لالہ و گلاب افزا

صلی اللہ علیہ وسلم

کاسے ہم آنکھوں کے یوں آنسوؤں سے پُر کر لیں
یادِ طیبہ میں بسر کا ہم گُر کر لیں

ایک کیفیتِ دُوری میں مسلسل رہیں ہم
ہم ثنا گر تری ہجرت کو تصوّر کر لیں

کبھی مائل نہ ہو دل لذّتِ دنیا کی طرف
دل پہ تحریر گر آیات تکاثُر کر لیں

احترام و ادب اسلوب رہے طرزِ حیات
ہم مدینے میں ہیں، گر اِس کا تصوّر کر لیں

ایسا ہو سکتا نہیں، وقت ہے کس کے بس میں؟
یوں ہی بس سوچ لیں، تھوڑا سا تفکّر کر لیں!

کھربواں حق بھی ادا اُس کی نہ نعمت کا ہو___ گر
ایک اک لمحہ بھی ہم وقفِ تشکّر کر لیں

مرتکز رکھیّں سدا گنبد خضرا پہ ہی دھیان
ٹھیک اپنا نظر و دل کا تناظر کر لیں

پیہم آتی ہے صدا ''سعیِ ثنا میں محتاط''
ایک اک مصرع پہ کچھ اور تدبّر کر لیں

اُن کی امّت میں ہیں ہم اس پہ تو نازاں ہیں ریاض
اپنے اعمال پہ کس طرح تفاخر کر لیں!

صلی اللہ علیہ وسلم

اُن سے اظہارِ عقیدت کا صلہ ہے دل میں
ایک بہجت کی، سکینت کی فضا ہے دل میں

اُنؐ پہ اک بار پڑھا ہے جو تہِ دل سے درُود
صَوتِ صد 'صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ' ہے دل میں

چاہنے والوں کو وہ بخشتے ہیں نام و وقار
عزّت افزائی توقع سے سِوا ہے دل میں

کیفیت جذب کی ہے قیدِ مکاں سے آزاد
مَیں مدینے میں ہوں، جنّت کی فضا ہے دل میں

حاضری بھی ہے مواجہ کی، حضوری انداز
ہونٹ خاموش ہیں، دَرِ خلد کا وَا ہے دل میں

پُورا اُس خواب کو ہوتے ہوئے مَیں دیکھتا ہوں
مَیں نے سرگوشی میں جو کچھ بھی کہا ہے دل میں

آنکھ میں گلیاں مدینے کی ہیں اور مہکا ہُوا
ہر طرف قریۂ فردوس نما ہے، دل میں

سانس جو لیتا ہوں وہ کرتا ہے بیعت اُس پر
عکس تمثال ترا نقشِ کفِ پا ہے دل میں

زادِ رہ ہے یہی دنیا، یہی عقبیٰ کا ریاضؔ
امن ہی امن ہے گر خوفِ خدا ہے دل میں!

❁

محویت نعت میں جو اجر و صلہ پاتی ہے
صرف اطاعت سے تری نشو ونما پاتی ہے

جب بھی ’اقــــرا‘ کا کبھی لفظ یہ سنتی ہے کہیں
روح تابندگیِ غارِ حرا پاتی ہے

گر تفاخر کے لئے ہوں تو قصیدے بے کار
ورنہ اخلاص بھری چُپ بھی جزا پاتی ہے

اجر پرور ہے مواجہ کی فضا ایسیٔ جہاں
اشک آمیز خموشی بھی صلہ پاتی ہے

جب بھی دہراتی ہے دن شعبِ ابی طالب کے
عمر اک حوصلۂ اک عزم نیا پاتی ہے

چشمِ پُر شوق مری سوئے حرا جاتے ہوئے
ہر قدم پر ترا نقشِ کفِ پاؐ پاتی ہے

جدا انداز ہے ـــــ ہر تجربے کاؐ سعیِ بیاں
ہر کسی نعت میں اسلوب نیا پاتی ہے

بات رہ جاتی ہے ہر بار ادھوری جاں کی
جو سنانا ہے اِسےؐ کب یہ سنا پاتی ہے!

نعت کی سمت لپکتی ہے مری طبع ریاضؔ
کارِ دنیا سے فراغت جو ذرا پاتی ہے

❁

لفظوں میں پروئے ہیں ستارے
نعتوں میں سموئے ہیں ستارے

رخصت پہ حرم سے، ساتھ میرے
لگتا ہے کہ روئے ہیں ستارے

مع چاند کے، زیرِ گنبدِ سبز
آرام سے سوئے ہیں ستارے

نعتیں مہ و طیبہ کی لکھیں_یا
اوراق میں بوئے ہیں ستارے

معراج کے حیرتی، ابھی تک
کس سحر میں کھوئے ہیں ستارے!

شاہد ہیں جو نورِ اوّلیں کے
اب تک وہ 'نروئے' ہیں ستارے

اتریں گے ورق پہ کب' ثنا کے
امکاں میں جو سوئے ہیں ستارے؟

الفاظ کے کاندھوں پر ثنا رنگ
کیا رات بھر ڈھوئے ہیں ستارے؟

دیکھا ہے کسے ورائے سدرہ
کس فکر میں کھوئے ہیں ستارے؟

آئینہ مثال ہیں یہ نعتیں
اشکوں سے یہ دھوئے ہیں ستارے

دُوری میں ریاض اس نگر کی
آنسو نہیں__روئے ہیں ستارے

صلی اللہ علیہ وسلم

ولائے شاہؐ سے نکھر کے اخترِ بہشت ہے
کِھلا جو باغ نعت میں، وہ ہمسرِ بہشت ہے

خدا نے جو بنائی، جو دکھائی ہے حضورؐ نے
اُسی صراطِ مستقیم پر دَرِ بہشت ہے

جو اُن کے ذکر میں کٹا، جو یاد میں بسر ہُوا
وہ ایک ایک لمحہ آج مظہرِ بہشت ہے

ازل ابد کے قافلوں کا اک وہی ہے سربراہؐ
جو تاجدارِؐ ارض ہے، جو سرورِؐ بہشت ہے

ہے مرتبہ اُسی کے پاس ختمِ مرسلین کا
نبیؐ ہے جو زمیں کا، جو پیمبرِ بہشت ہے

خدا سے ڈرنے والے نیک طینتوں کے واسطے
وہ جس کا ایک اِک سخن مبشّرِ بہشت ہے

وہؐ آن ہے وہ شان ہے وہ جان ہے بہشت کی
اُسی سے ضوفشاں ہر ایک منظرِ بہشت ہے

ہجومِ حشر کی فضائے وحشت و ہراس میں
وہ قاسمِ نعم، امین کوثرِ بہشت ہے

ریاض چشمِ دل سے دیکھ اِطلس * وجود کو
مدینے کے وقوع کا محل، سرِ بہشت ہے

---

* اٹلس(Atlas)

صلی اللہ علیہ وسلم

شہر نبیؐ سے آئیں جو خلد آشنا ہوائیں!
ہم عازمِ مدینہ ہوں، اذنِ سفر جو پائیں

یاد آئے ایک ایک خطا راستے میں___ہم
پیہم وفورِ شرم سے آنسو بہاتے جائیں

چُپ چاپ، سانس روکے، دبے پاؤں اہلِ جذب
آنکھیں جھکا کے سوئے مواجہ شریف جائیں

جو بھیگی آنکھ نے کہا، چُپ کی زبان سے
کیا عرض داشتیں تھیں، وہ کیسی تھی التجائیں؟

’جاؤک‘ کے تلازمے سے ابھریں دل میں جو
اللہ کر قبول مواجہ کی وہ دعائیں!

بالکل بدل چکے ہوں تہِ ذات سے وجود
شہرِ نبیؐ سے لوٹ کے واپس جو گھر کو آئیں!

حق اُن کا ہے یہ تجربے، جو اِن کے اَہل ہیں
اَحوال اُس سفر کے نہ ہر ایک کو سنائیں

خود میں سمو نہ پائیں ارادت کی آنچ لفظ
تیری ثنا کو نکلیں تو ہر بار ہار جائیں

نعتیں جو لکھّی ہیں ___ ترے باغِ قبول میں
جنت کے برگ و بار کی مانند لہلہائیں!

ہوتے ہیں کیسے کیسے رفیقانِ نعت ساتھ
گھر بیٹھے جب بھی یاد میں سوئے مدینہ جائیں

پیرائے ہوں ریاضؔ خجل سب بیان کے
جب بھی ثنا گری کی صلاحیت آزمائیں

صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھ میں اشکِ شکر لا کے دیکھ
جالیوں کو نظر جھُکا کے دیکھ

اک ذرا فاصلہ ہے_ جائے ادب
اس قدر بھی نہ پاس آ کے دیکھ

بھول جائیں گے دکھ زمانے کے
آستانے پہ اُن کے جا کے دیکھ

'یا نبیؐ یا نبیؐ' کی کر گردان
دل میں اِس وِرد کو پکا کے دیکھ

پَر دُعا کو لگا درُودوں کے
پھر اَثر اپنی التجا کے دیکھ

مصطفٰے کے حسیں وسیلے سے
اپنے اللہ کو منا کے دیکھ

احتیاطً احترامً لازم ہے
با اَدب اپنے کو بنا کے دیکھ

اثرِ نعت ہو ہزاراں چند
اشک کو لفظ میں ملا کے دیکھ

گویا ہو جائے گی تری تحریر
دل کی چُپ کاغذوں پہ لا کے دیکھ

بند کر آنکھ پیشِ روضہ ریاضؔ
پھر مناظر تُو ماسوا کے دیکھ

اگر ہم آپ میں نابود ہوں مدینے میں
تو اصل میں ابد افزود ہوں مدینے میں

وہاں کا وقت ہے اصلِ وجود کی خاطر
ہم اپنے واسطے مفقود ہوں مدینے میں

ہر ایک دن ہو دوام آشنا، مدام شناس
دو چار پَل بھی نہ بے سود ہوں مدینے میں

ہمارے پیکرِ خاکی کے رائیگاں ذرّے
تمام مشکؑ ہمہ عود ہوں مدینے میں

گھروں سے بھیجے درُودوں کے سرمدی تحفے
کچھ اور فرّخ و محمود ہوں مدینے میں

وہی ہیں لفظ، مواجہ پہ جب پڑھے جائیں
درُود اور بھی مسعود ہوں مدینے میں

گریختہ کئی ہم سے گریزپا بندے
کچھ اور اقربِ معبود ہوں مدینے میں

خضر کی عمر سے بڑھ کے ریاض ہیں دن رات
وہ چاہے جتنے بھی محدود ہوں، مدینے میں

صلی اللہ علیہ وسلم

اذنِ سے رب کے ہے درکار شفاعت اُن کی
مانگتے ہیں کرم آثار شفاعت اُن کی!

حشر کی دھوپ کڑکتی ہوئی صدیوں پہ محیط
اِس میں ہے سایۂ دیوار شفاعت اُن کی

دہر' دریا ہے کشاکش کے اندھیروں سے بھرا
عافیت پاش ہے اُس پار' شفاعت اُن کی

اے خوشا! مغفرت انجام' وہ فرخندہ نصیب
زہے !جن پر ہو کرم بار شفاعت اُن کی

جس گھڑی ساتھ مرا چھوڑ دے اپنا ہی وجود
ہو مرے ساتھ مددگار' شفاعت اُن کی

ابد آباد تک اک بار ہی کافی ہے خوشا!
مجھ کو مل جائے جو اک بار شفاعت اُن کی

نگراں حشر میں مجھ عاصی و خاطی کی رہے
مشفق و محسن و دلدارؔ شفاعت اُن کی

مغفرت کے لئے ماحول قیامت میں ریاضؔ
ڈھونڈتا ہوں مَیں گنہ گار شفاعت اُن کی

صلی اللہ علیہ وسلم

ٹھیک کیں طرزیں، سلیقے خود نکھارے نعت کے
آپ ہی اسلوب مالک نے سنوارے نعت کے

کیسے لفظوں کے خلاؤں سے نکالی راہِ خلد
کس عدم آباد سے مضموں اتارے نعت کے؟

سورۂ مزّمل و مدّثر و یٰسں و ص
طٰہٰ و فرقاں، ہیں روشن استعارے نعت کے

ہوں کرم سے تیرے یہ فردِ عمل کی روشنی
کاغذوں پر ہیں رقم جو نُور پارے نعت کے

قریۂ مدحت کی دی شہریت اندھے ذہن کو
بخشے ہم ظلمت گزیدوں کو ستارے نعت کے

آنے والی منزلیں بھی سہل ہوں، اِس کے طفیل
عمر تو کر لی بسر مَیں نے سہارے نعت کے

ہو قبول اُن کی مساعی، کر رہی ہیں کام جو
ساری بزمیں نعت کی، سارے ادارے نعت کے

اذنِ مولا سے گداز آتا ہے، ورنہ خودبخود
پُراَثر ہوتے نہیں اشعار سارے نعت کے

ہے ریاضؔ اللہ کا سارا کرم ـــــــ جس نے مری
ٹھیک کیں طرزیں، سلیقے خود نکھارے نعت کے

حرم کی یاد کا جب بھی اعادہ کرتا ہوں
مَیں اپنے ذوقِ ثنا کو زیادہ کرتا ہوں

تصوّرات میں اکثر طریقِ ہجرہ پر
سفر مدینے کا مَیں پاپیادہ کرتا ہوں

ٹھہر ٹھہر کے گزشتہ سفر مدینے کے
اب اپنی سوچوں میں جادہ بہ جادہ کرتا ہوں

وہ چند دن جو ترے شہر میں گزارے تھے
خیال و خواب میں اُن کا اعادہ کرتا ہوں

بلند حوصلہ رہتا ہوں، ذکرِ سیرت سے
مَیں اپنے ظرفِ نظر کو کشادہ کرتا ہوں

کچھ اور ہوتا ہے آمیز عجز' نعتوں میں
جب اپنا لہجۂ اظہار سادہ کرتا ہوں

نئے نئے مجھے ملتے ہیں نعت کے مضمون
حدیثِ پاک سے جب استفادہ کرتا ہوں

رہِ مدینہ پہ' سوچوں میں جانے کس کس کو
مَیں اپنا ہمسفر و ہم ارادہ کرتا ہوں!

مَیں اوڑھ لیتا ہوں خوشبوئے طیبہ' خود پہ ریاضؔ
فضائے صحنِ حرم کو لبادہ کرتا ہوں

❁

گفتار تری حاملِ اوصافِ حمیدہ
کردار ترا حاصلِ اوصافِ حمیدہ

لاریب نبی پاک کی سیرت کا ہر اک رخ
ہے اہلِ نظر کو دلِ اوصاف حمیدہ

ہر وصف تری ذات سے ہے اے ہمہ خوبی!
اسوہ ہے ترا منزلِ اوصافِ حمیدہ

معنی انھیں ملتے ہیں حدیثِ نبویؐ سے
جو خوبیاں ہیں شاملِ اوصافِ حمیدہ

ماحولِ مدینہ میں ہُوا خیر طلب اور
دل اور ہُوا مائلِ اوصافِ حمیدہ

ہو جائے مری خاک بھی آمادۂ نیکی
ہو طبع مری قابلِ اوصافِ حمیدہ

اللہ سکونت ملے اُس شہرِ خنک کی
وہ شہر جو ہے ساحلِ اوصافِ حمیدہ

وہ رنگِ خصائل میں ترے ڈھلتا گیا اور
جو جو بھی ہُوا واصلِ اوصافِ حمیدہ

خود میں نظر آتی ہی نہیں جدّت کردار
جب تک نہ ہو دل قائلِ اوصافِ حمیدہ !

اُس عمر پہ افسوس، جو غفلت میں بسر کی
اب تک جو رہی غافلِ اوصافِ حمیدہ!

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر اعتبارؔ سے جاریؔ رواں دواں اُنؐ کی
نبوّت اور رسالت ہے جاوداں اُنؐ کی

ہے ارتعاش اُنھی سے نظام ہستی میں
حریمِ 'کُـــن' میں سدا روح ہے رواں اُنؐ کی

نجات بخش ، کرم آشنا ، شفاعت کیش
ہے اعتماد نشاں ذات ، درمیاں اُنؐ کی

گواہ دین و شریعت کا ہے عمل اُن کا
زبان ہے وحی و حقیقت کی ترجماں اُنؐ کی

ہمیں خبر ہی نہیں ہے امام و راہنما
ہمارے ساتھ ہے سیرت کہاں کہاں اُنؐ کی؟

حکومت اُن کی خلاؤں کی کہکشاؤں سے پار
دلوں کی دھڑکنوں تک ذات حکمراں اُن ﷺ کی

ہیں اُن کی بالا روی پر فریفتہ نوری
کہ رہگزار ہے بالائے آسماں اُن ﷺ کی

گواہی اُن کی رسالت کی دے رہی ہے ریاضؔ
جہان بھر میں ہَوا ، صورتِ اذاں ﷺ اُن کی

صلی اللہ علیہ وسلم

ریاض حُبِّ نبیؐ کی جزا بہشتی ہے
جو سعیِ نعت ہے، اُس کا صلہ بہشتی ہے

جہاں بہشت میں ہوں گے قیام فرما آپؐ
بہشت کا وہ علاقہ، سِوا بہشتی ہے

جو اُن کو دیکھ کے لکھیں گے، اذنِ مولا سے
ابھی جو لکّھی نہیں، وہ ثنا بہشتی ہے

مواجہ لگتا نہیں اس زمین کا حصہ
زمیں پہ ہوتے ہوتے یہ جگہ بہشتی ہے

دعا ہے آیۂ 'جاؤک' سے وسیلہ خواہ
یہاں پہ مانگی گئی التجا بہشتی ہے

خدا سے رو کے طلب کر مصاحبت اُن کی
وہ جن درُودیوں کا تخلیہ بہشتی ہے

جگا کے تجھ سے جو نعت آپؐ کی لکھاتا ہے
ترا وہ جذبۂ حُبّ آشنا بہشتی ہے

یہ منفرد ہے زمیں سے، زمیں پہ ہوتے ہوئے
ریاضِ جنّہ کی آب و ہوا بہشتی ہے

عجب سفر ہے حصولِ رضا کا جس کی ریاضؔ
ازل سے ابتدا اور انتہا بہشتی ہے

❁

عرش سے فرش تک انوار تھے طاری ایسے
روشنیٔ 'کُن' کے رگ و پے میں تھی جاری ایسے

روشنی تھی بشریت کی نگہ داری میں
پئے معراج چلی ان کی سواری ایسے

کہکشائیں سبھی دزیوہ گر اُس نور کی تھیں
راہ میں چاند ستارے تھے بھکاری ایسے

کی کہیں تاروں، کہیں آب و ہوا سے تزئین
کائنات آپؐ کی آمد پہ سنواری ، ایسے

کھربوں سیّاروں سے آراستہ ماحول کیا
آسمانوں نے تری نذر اتاری ، ایسے

اپنی امّت کی کسی اور نبی نے کی ہے؟
آپؐ نے جیسے کی دلداری ہماری ، ایسے

جیسے اصحاب فدایانہ تھے گِرد آپ کے کیا؟
ساتھ عیسیٰ کے تھے عیسیٰ کے حواری ، ایسے!

کاش ہو جائے ہمیں ایک بھی پَل ایسا نصیب
ساری عمر آپ نے جس طرح گزاری ، ایسے

آپ کے چہرے کو کرتے تھے صحابہ ازبر
جیسے قرآن پڑھا کرتے ہیں قاری ایسے

جیسے دنیا میں کریمانہ رہے ہیں وہ ریاضؔ
کریں محشر میں شفاعت بھی ہماری ، ایسے

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

مہک درُود کی جب تک لہو میں گھُلتی نہیں
کبھی بھی حیرتیں دل پر ثنا کی کھُلتی نہیں

ہمہ قبول عبادت درُود خوانی ہے ، جو
کسی بھی اور عبادت سے ملتی جلتی نہیں

خوشا وظیفۂ صلِّ علیٰ کی کھڑکی ، جو
بجز بہشت کسی اور سمت کھلتی نہیں!

کبھی خموشی بھی لگتی ہے نعت سے بڑھ کر
یہ بات راز کی ہر نعت گو پہ کھُلتی نہیں

خموش رہنے سے وابستہ نیکیاں ہیں عجب
جو لفظ کے کسی اظہاریئے سے تلتی نہیں

حرم میں آدمیوں سی دکھائی دیتی ہیں
وہ شکلیں آدمیوں سے جو ملتی جلتی نہیں

سیاہی نامۂ اعمال کی ہے ایسی ریاضؔ
سوائے اشکِ ندامت، کبھی بھی دُھلتی نہیں

دلوں کو چھُوتی ہوئی اچھّی باتیں کرتے ہیں
مدینہ دیدہ بھی کیا پیاری باتیں کرتے ہیں!

سناتے ہیں تریؐ سیرت کے واقعات ہمیں
ہمیں عزیز ہیں، یہ تیری باتیں کرتے ہیں

کبھی مواجہ کبھی یہ ریاض جنّہ کی
چمکتی، نُور بھری، اجلی باتیں کرتے ہیں

مدینہ دیکھ کے آئے ہیں تازہ تازہ یہ لوگ
اِسی سبب یہ سبھی اچھی باتیں کرتے ہیں

مطارِ جدّہ ہے شاداب ان کی آمد سے
جو دل اجالیں سبھی ایسی باتیں کرتے ہیں

نزول روشنیوں کا ہے ، حلقہ در حلقہ
یہ حُبّ سرشست' محبّت کی باتیں کرتے ہیں

بیان کرتے ہیں سب اپنے اپنے حال احوال
جو سب کو اچھی لگیں ، ایسی باتیں کرتے ہیں

چمکتی آنکھوں میں لا کے سپاس کے آنسو
بڑی ہی پیاری، بڑی میٹھی باتیں کرتے ہیں

ہمیں ریاضؔ یہ لے جائیں اُس زمانے میں
یہ جب رسولؐ و صحابہؓ کی باتیں کرتے ہیں

لاریب ہمہ خلق کے سلطان ، تمھی ہو
اللہ کا سب سے بڑا احسان تمھی ہو

لاریب کسی اور کو منصب نہ ملا یہ
گفتار میں، کردار میں ، قران تمھی ہو

اسلام ملا ہے ہمیں نسبت سے تمہاری
ایماں کی قسم ، حاصلِ ایمان تمھی ہو

مخلوق پہ اللہ کے احسان ہیں کھربوں
اِن کھربوں میں سب سے بڑا احسان تمھی ہو

دھڑکن دلِ موجود کی ہے ذات تمہاری
جو آب و گلِ ہست کی ہے جان ، تمھی ہو

سُکھ پائے گا فردا تری سیرت کے جلو میں
ہر دَور کی پہچان کا سامان تمھی ہو

دھڑکن دل ہر ذرّہ کی نسبت سے تمہاری
یہ ہست اگر جسم ہے تو جان تمھی ہو

موجود تمہارے ہی سبب سے ہے نمویاب
مابعد میں بھی رحمتِ امکان تمھی ہو

۞

صلی اللہ علیہ وسلم

اُس نگر ہے جب تک دل، ظلِّ لَمِ یَزَل میں ہے
عافیت مدینے کے ، ایک ایک پل میں ہے

مالکا! کرم تیرا ، تیرے اذن ہی سے کچھ
رخت ، نعت کا میرے نامۂ عمل میں ہے

رب کے نُور سے حاصل اُس کی ضو ہے خاص الخاص
روشن اک ستارہؐ جو منظرِ ازل میں ہے

اُن کے جسم کا کیا ذکر، بات اُن کے سائے کی
نے کسی مثال اندر نے کسی مَثَل میں ہے

طاعت اُن کے اسوۂ کی ، اتّباع سیرت کا
حامی اور ناصر ہر موقع و محل میں ہے

جس کو فقر کہتے ہیں فخر ہے رسالت کا
ذائقہ بہشت آثارِ اس شجر کے پھل میں ہے

کتنی صدیوں کی محنت ہو رہی ہے منزل یاب
نعت کا جو اظہار آج صورتِ غزل میں ہے

پھیلتے ہی جائیں گے صنفِ نعت کے امکاں
اِس کا عہد زرّیں ہر آنے والے کل میں ہے

جاں سے حدِ امکاں تک رخنہ ہے ہر اک شے میں
گر نہیں ریاضؔ اُن کی حُبّ تو جاں خلل میں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

سفرِ عمرہ کی تیّاری عجب ہوتی ہے
گھڑی جذبات پہ یہ بھاری عجب ہوتی ہے

جاگتے سوتے حفاظت ہے میّسر اُن کی
طیبہ میں ہونے کی سرشاری عجب ہوتی ہے

حوصلہ دیتے ہیں ایک دوسرے کو وقتِ وِداع
آپسی رشتوں کی غمخواری عجب ہوتی ہے

گلے لگ لگ کے سب اک دوسرے سے روتے ہیں
ہجر کے پل کی وہ دلداری عجب ہوتی ہے

نذر کرتے ہیں زیادہ سے زیادہ آنسو
اشکباری کی گھڑی بھاری عجب ہوتی ہے

پُرسا دیتے ہیں بہت جلد ہی پھر آنے کا
دمِ رخصت کی عزاداری عجب ہوتی ہے

اس کا اندازہ ملائک بھی نہیں کر سکتے
کیفیت آدمی پہ طاری عجب ہوتی ہے

دیکھتے تولتے سامان ہے جانچا جاتا
شام رخصت کی خریداری عجب ہوتی ہے

کھینچ کھینچ اوروں کو دیتے ہیں جگہ پہلو میں
شہرِ سرکارؐ کی افطاری عجب ہوتی ہے

ادھر اخلاص کی شدّت ، اِدھر ایثار کا زور
ایک دوجے کی طرف داری عجب ہوتی ہے

آپ کچھ کام ہمیں کرنے نہیں دیتی ریاض
میزبانوں کی وہ دلداری عجب ہوتی ہے

وفورِ جذب سے ہم بے زبانوں جیسے تھے
ہمارے اشک مگر ترجمانوں جیسے تھے

تھا زیرِ لب کی سی سرگوشیوں سا طرزِ سلام
فضا میں لفظ دُرودی ترانوں جیسے تھے

حرا میں گزرے ہوئے چند حیرت آشنا پَل
خلا میں ٹھہرے مجسّم زمانوں جیسے تھے

رہِ مدینہ کی آئینہ طلعتی کے نثار
سیہ پہاڑ بھی سونے کی کانوں جیسے تھے

وفا سرشت وہ ایثار کیش ، خدمت کوش
جو میہمان تھے وہ میزبانوں جیسے تھے

دو چار پل کو سرِ رہ بھی ملتے اجنبی لوگ
قدیم مشفقوں اور مہربانوں جیسے تھے

وفا کے باب میں سب کچھ ہی کرگزرنے کو
جو ولولے تھے، حرم کی اذانوں جیسے تھے

جہاں کہیں بھی مصلّے بچھا دیئے، وہ مقام
سکون بخش ، بہشتی ٹھکانوں جیسے تھے

چھلک پڑے تھے جو بے ساختہ اِن آنکھوں سے
وہ اشک بیش بہا ارمغانوں جیسے تھے

نظر میں اپنی ہم افتادگانِ خاک ریاضؔ
چمکتے تاروں ، بلند آسمانوں جیسے تھے

صلی اللہ علیہ وسلم

طیبہ تک ہے پہنچتا سبھی کا سلام
آپؐ سنتے جو ہیں ہر کسی کا سلام

التجا یہ ہر اک اہلِ محفل کی ہے
ہو قبول اپنے ہر امتّی کا سلام

خوشبوؤں کا دُرود آپؐ کے واسطے
آپؐ کے واسطے روشنی کا سلام

سب سلاموں میں سے ایک یہ ہی تو ہے
دانش و عقل کا آگہی کا سلام

شامل اس میں نَمی اپنی کرتے ہیں اشک
دل سے اٹھتا ہے جب سرخوشی کا سلام

صرف اُن کے لئے ، صرف اُن کے لئے
ہست کے باغ کی ہر کلی کا سلام

حاضری کی تمنا میں بھیگا ہُوا
کاش پہنچے وہاں ہم سبھی کا سلام

ہر زمانے سے ہے آپؐ کے واسطے
ہر کسی غوث کا ، ہر ولی کا سلام

نِت درُودوں کی آواز آئے ریاض
دل کی دھڑکن بنے ہر گھڑی کا سلام

صلی اللہ علیہ وسلم

اے خوشا! چاہیں جب اُس دَر کی زیارت کرلیں
دل میں ہم جھانکیں مواجہ کی نظارت کرلیں

کر حضور آشنا یوں فن مرا ، اہلِ معنی
نعت میری پڑھیں اور تیری زیارت کرلیں

کیا ہی اچھا ہو گر اخلاص سے ہم نعت نگار
اختیار آپؐ کی سیرت کی سفارت کرلیں

اپنی نعتوں میں کریں اُسوۂ کا تذکار، مدام
حاصل اِس کارِ رسالت میں مہارت کرلیں

قرض اللہ کو دیں ، صدقہ و خیرات کریں
کوئی نقصاں نہیں جس میں وہ تجارت کرلیں

تپش آمادہ رکھیں ، حُبِّ رسالت سے وجود
منجمد جذبوں کو لبریزِ حرارت کر لیں

انکساری کو کریں شیوہ ، کریں عجز شعار
حسد و کینہ سے اعمال نہ غارت کر لیں

رب کا فرمان رکھیں پیش نظر دائم ـــــ نقش
حجرۂ جاں میں ُخذا لعفو ' عبارت کرلیں

دھڑکنیں دل کی درودوں سے رکھیں ہم آہنگ
مستقل اپنے کو مصروفِ عبادت کر لیں

وقت کے دونوں کناروں کو رکھیں خیر اُسلوب
سحر و شام کا معمول تلاوت کر لیں

کِسی تقریب، کِسی حیلے، کِسی بہانے، کِسی طور
دائماً قریۂ حضرتؐ میں سکونت کر لیں

رُخ رہے اُن کی طرف خوابوں خیالوں کا سدا
دِل کے اوراق پہ نقش ایسے وہ سیرت کر لیں

بے خیالی میں نہ کچھ بول کے اعمال، ریاضؔ
اجر کے ملنے سے پہلے ہی اکارت کر لیں

❁

حرفِ درود رحمت و برکت ہے سربسر
ضوریز، نُورپاش، سکینت ہے سربسر

چاہے وہ جس قدر یہ فضیلت سمیٹ لے
ہر امتی کے واسطے نعمت ہے سربسر

پردہ گناہ وسہو و خطا کا ہے ــــ یہ دُرود
راہ نجات و عفو و شفاعت ہے سربسر

دائم دُرود خوانوں کی قبریں گواہ ہیں
صلّ علیٰ کا وردؔ عبادت ہے ــ سربسر

یہ ہے کلید ، بابِ بہشتِ نعیم کی
یہ دائمی اماں کی بشارت ہے سربسر

صلِّ علی النبیِّ کا یہ معمولِ خیر بخش
ہم اہلِ حُبّ پہ رب کی عنایت ہے سربسر

ہوتا نہیں ہے رَد یہ کبھی ، خوش گمان رہ
یہ وردِ اجازہ نامہِ جنّت ہے سربسر

آسان اس سے ہو سفرِ آخرت یہ ___ وِرد
سامانِ حشر و زادِ قیامت ہے سربسر

فوزِ عظیم کی خَبرِ خوش ہے یہ ریاضؔ
حُبّ دار کے لئے یہ سعادت ہے سربسر

دل سے ہو وہ ___ لفظ جو بھی ادا ہو
با اَدب و ہوشیار ، نعت سرا ہو

صدق بھرا ہو خلوص طرزِ ادا میں
کوثر و تسنیم جاہ ___ حرفِ ثنا ہو

الف ہزار احتیاط ، فکر میں ، فن میں
لہجہ ترا نعت رنگ ، نُور قبا ہو

رُو بہ صحابہ ہو رات دن ، یہ مسلسل
دل کی ہے کیا چاہ اور اِس کے سوا ہو؟

زندگی ہو نُور نُور ذکر نبیؐ سے
نیک صفت خیر پاش، دل کی فضا ہو!

نعت نفس، نعت کار ہوں مرے احباب
نعت فزا، نعت رنگ حلقہ مرا ہو

ایسا کوئی شعر بخش مجھ کو جو اب تک
اور کسی نعت کار نے نہ کہا ہو!

تیری کریمانہؐ ایک چشمِ عطا سے
منفرد و بے مثال میری صدا ہو

تیرے حوالے سے لفظ ہوں مرے مقبول
تجھ سے مرا بامراد دستِ دعا ہو!

عجز سے ہو فیض یاب، جذب سے سرشار
لَے ہو مری خاص، طرز سب سے جدا ہو!

وقت ثنا ہو ریاض معتکفِ نُور
رُو بہ حرم جسم، روح طیبہ نَما ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

کیفیت جذب کی، خود فن میں ڈھلی جاتی ہے
نعت آغاز ہو تو ہوتی چلی جاتی ہے

’حق بہ حقدار رسید‘ اس کا ہے ہر طور بجا
شاعری نعت کے سانچے میں ڈھلی جاتی ہے

دستِ غیب آپ کوئی پالتا رہتا ہے اِسے
آپ ہی شاخِ ثنا پھولی پھلی جاتی ہے

اُن کے اسوہ کے سوا، جو ہے اندھیرا ہے یہاں
خلقت اُس روشنی کی سمت چلی جاتی ہے

بابِ جبریل پہ ہوتی ہے یہ انجام پذیر
سیدھی اُس سمت مدینے کی گلی جاتی ہے

لوٹتی ہے تو نہیں ہوتی بیاں کے قابل
جالیوں تک تو نظر اچھی چلی جاتی ہے

صبح کاذب کی ہَوا گنبد خضرا پہ ریاضؔ
نعت لکھتی ہوئی با خطِّ جلی جاتی ہے

❁

وجود خواب میں تبدیل ہو گیا ہوتا
مَیں آپ نُور بھری جھیل ہو گیا ہوتا

زمیں پہ پاؤں نہ رکھتا ، کرن کرن چلتا
قدم قدم مرا قندیل ہو گیا ہوتا

مدینہ دیکھتے' ہو کر سبک ، ہَوا کی مثال
بدن خیال میں تحلیل ہو گیا ہوتا

سنہری جالیوں کے سامنے ندامت سے
ہجومِ اشک کی تمثیل ہو گیا ہوتا

نہ لفظ ڈھونڈنے کے کرب سے گزرتے اگر
سکوت' عرض کی تفصیل ہو گیا ہوتا

ودائِ روضہ کی ہو جاتی کیفیت ظاہر
بیاں جو اشک سے ترسیل ہو گیا ہوتا

دکھاتے زائروں کو راستہ مدینے کا
گر اپنا دل حجرِ میل ہو گیا ہوتا

قصیدے نعت کے سدرہ مقام لکھتا اگر
قلم مرا پرِ جبریل ہو گیا ہوتا

مرّتب آنکھ میں دیوانِ گریہ کرتے ریاض
جو لفظ اشک میں تبدیل ہو گیا ہوتا!

صلی اللہ علیہ وسلم

برگزیدہ ہیں لوحِ ابجد کے
حرف صلِّ علیٰ محمد کے

کتنے سر بستہ استعارے ہیں
دوسرے حرفِ میم کی شد کے

کس نے سمجھے اشارے، سمجھے کون
الفِ آنحضور کی مد کے

جس کو دیکھا گیا عقیدت سے
کیا کہیں بخت، سبز گنبد کے

ہم عدد لفظ 'یا صمد' مل کے
ہیں محمدؐ کے اور احمدؐ کے

جُز تریؐ ذات کے نہیں ہے اہل
کوئی ختم الرّسل کی مسند کے

گرد ہے اپنے اک فصیلِ ورد
جسم کی حد کے، جاں کی سرحد کے

حبِّ توحید کی گواہی ہیں
کھرب ہا بوسے سنگِ اسود کے

نقش پا سوئے طیبہ جاتے ہیں
ہر زماں میں مرے اَب و جد کے

کسی مُعجم میں بھی نہیں ہیں لفظ
تیرے اسما کے قامت و قد کے

صلی اللہ علیہ وسلم

طیبہ کی زمیں چرخِ زَبرجد سی لگی ہے
ہر راہ یہاں فرشِ زمرّد سی لگی ہے

آفاق میں پھیلی ہوئی ہر رحمتِ موجود
جو غور کِیا رحمتِ احمدؐ سی لگی ہے

امکاں میں ہے، جو صورتِ تخلیق کے باعث
وہ روشنی فیضانِ محمّد سی لگی ہے

ہے سایہ نشاں خاک سے جو اوجِ فلک تک
رحمت وہ مجھے آپؐ کے اک مد سی لگی ہے

زیبا ہے فقط آپ کو ہر آیۂ رفعت
ہر اوجِ فلک آپ کی مسند سی لگی ہے

مسجودَ ملائک ہے سب اَطراف سے یہ شہر
دھرتی جو مدینے کی ہے معبد سی لگی ہے

جو نعت بھی ہے محنتِ اخلاص کا ثمرہ
باطن میں کسی نُور کے ابجد سی لگی ہے

جو اُن کے حوالے کی فضیلت سے ہے محروم
وہ شاعری بے قامت و بے قد سی لگی ہے

برکت ہے ریاضؔ اور ہی کچھ سعیِ ثنا میں
آورد بھی اِس سعی میں آمد سی لگی ہے

ریاض رُوکشِ سدرہ ہُوا عمودِ قلم
خوشا عروجِ ہنر اور زہے صعودِ قلم!

قسم خدا نے 'قلم' کی یونہی نہیں کھائی
ہے ارجمند تریؐ نعت سے وجودِ قلم

ڈھلیں جو آنسوؤں میں لفظ ، جان ہلکی ہو
ہیں بار طبعِ ثنازاد پرٗ قیودِ قلم

صدائیں 'صلِّ علیٰ' کی ورق سے آتی ہیں
تُو دل کے کانوں سے سُن ، صرصرِ درودِ قلم

کہیں کنارہ ، ثنائے محمّدیؐ کا نہیں
ہیں شش جہات کے امکان تک حدودِ قلم

گواہ سارے نوشتے‘ جھُکے قلم کے ہیں
عبارتیں ہیں سب آئینۂ سجودِ قلم

مہک درُود کی ملنے لگی ہے نعتوں میں
ہنر میں گھُلتا چلا جا رہا ہے عودِ قلم

فرازِ عرش تک اِس کی اڑان ہو، اے کاش!
خوشا جو ہو پرِ جبریل سا کشودِ قلم

صدائیں صلِّ علیٰ کی ہیں دھڑکنوں میں رَچی
ہے اپنے دل سے ہم آہنگ یوں سرودِ قلم

ازل ازال سے رشتہ ہے لوح سے اِس کا
یہی متاع ہے اعزازِ ہست و بودِ قلم

اُسی کا فیض ہے عکسِ نظارتِ الفاظ
ہے جتنی رویتِ معنیٰ ہے سب شہودِ قلم

ورق پہ نعت اور آنکھوں میں اشک اترنے لگے
ریاضؔ ٹوٹا حرم دیکھ کر جمودِ قلم

صلی اللہ علیہ وسلم

جو حاصل آنکھوں کو روضے کی دید ہو مولا!
ہر ایک روز مرا روزِ عید ہو مولا!

جو نعت بھی میں لکھوں، آپؐ کو پسند آئے
جو نعت ہو مری ، نعتِ سعید ہو مولا!

بعید کیا تری رحمت سے ، میری سعیِ ثنا
مری نجات کی ہی شہہ کلید ہو مولا!

نہ سرسری کبھی لکھوں نہ عادتاً کوئی نعت
ملے جو ذوقِ ثنا وہ شدید ہو مولا!

ہر ایک نعت مری آپؐ سے ہو عفّت یاب
خیال پاک ہو، لہجہ سعید ہو مولا!

ترا کرم ہو مری نعت کے وسیلے سے
مدام خلد کی مجھ کو نوید ہو مولا!

کسی بھی حلقے میں جاؤں، مری یہ کوشش ہو
ثنا کے بارے ہی گفت و شنید ہو مولا!

میں خوش گمان رہوں جاں کنی کی منزل میں
ترے کرم سے یہ دل پُر امید ہو مولا!

ہر اک لفظ جو نعت ریاض میں آئے
انا سے دُورؔ ریا سے بعید ہو مولا!

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

امن و عافیت کا معمورہ ، سکینت گاہ ہے
نام ہے جس کا مواجہ کیا بشارت گاہ ہے!

اہلِ مدحت کے لئے اہلِ محبّت کے لئے
اوّلین و آخریں یہ ہی عقیدت گاہ ہے

گنبدِ خضرا ہم اہلِ حُبّ و نسبت کے لئے
مرکزِ جاں، محورِ اشواق، الفت گاہ ہے

ہیں فرشتے اِس جگہ پر آج بھی محوِ طواف
کعبہ حُب آج بھی تیری ولادت گاہ ہے

کرتے ہیں اہلِ تجسس طیبہ کی جانب رجوع
طالبانِ آگہی کی یہ ہی حکمت گاہ ہے

جاں یہاں افزودہ تر ہے اور جسم آسودہ تر
اس سے بہتر کون سی دنیا میں صحّت گاہ ہے!

کعبہ سے اقصیٰ تک اور اقصیٰ سے سدرہ سے بھی پار
جو کوئی معراج کی منزل ہے حیرت گاہ ہے!

لمحہ لمحہ پھیلتی دنیاؤں میں طیبہ ریاض
اِس زمیں پر عرش نسبت کیا فضیلت گاہ ہے!

ہے آپؐ سے محبت ، اجداد سے زیادہ
ماں، باپ، بھائیوں سے اولاد سے زیادہ

اللہ بھیج لاکھوں اربوں دُرود ان پر
موجود اور ممکن اعداد سے زیادہ

دریا کے قطروں، صحرا کی ریت سے بھی بڑھ کر
سانسوں کی دھڑکنوں کی تعداد سے زیادہ

لاکھوں، کڑوڑوں، اربوں، کھربوں کی گنتیوں سے
آگے کی گنتیوں کی تعداد سے زیادہ

جو کچھ شعور میں ہے ، جو لاشعور میں ہے
آدم سے قبل تک کی ہر یاد سے زیادہ

جتنے بھی ہیں عناصر دنیا میں بڑھ کے سب سے
آب اور خاک و آتش اور باد سے زیادہ

پیہم تسلسلِ 'کُـــن' کے زاویوں سے بڑھ کے
وقتِ رواں کی پچھلی رُوداد سے زیادہ

اے سامعینِ محفل! اے قارئینِ خوش دل!
سب کی دعا کا طالب ہوں داد سے زیادہ

لرزائے بادِ حرص و شہرت نہ میرے دل کو
مضبوط ہو مرا دل ، فولاد سے زیادہ

جو ذوقِ نعت بخشا تُو نے ریاضؔ کو وہ
تاثیر زا ہو تیری امداد سے زیادہ!

صلی اللہ علیہ وسلم

تا عمر لب پہ اسمِ حبیب خدا کا ذکر
جاری رہے زبان پہ صلِّ علیٰ کا ذکر

تسبیح ربِ پاک کے ہمراہ صبح و شام
ہو صُورتِ درُود دِلا! مصطفٰے کا ذکر

طیّب سخن جسے کلَمہ اوّلیں کہیں
یہ ابتدا کا ذکر ہے ، یہ انتہا کا ذکر

شب آئے ،اُس کے ساتھ ہی دن کا طلوع ہو
یہ ایک ذکر خاص ہے صبح و مسا کا ذکر

ہر ایک سلسلہ اِسی بنیاد پر ہے ، یہ
اہلِ صفا کا ذکر ہے ، اہلِ وِلا کا ذکر

غربت میں اُن کا دست کرم کیجے یاد اور
بیمار ہوں تو آپؐ کے دستِ شفا کا ذکر

سیرت کے واقعات ہوں آمیز نعت میں
ہو نعت کے بیان میں شاہِ ہدیٰ کا ذکر

اللہ کی، نبی کی ستائش ہے خیرزا
کتنا ثواب خیز ہے حمد و ثنا کا ذکر

اپنی غلط روی بھی رہے دھیان میں ریاضؔ
جس طرح آئے ذہن میں اُن کی عطا کا ذکر!

صلی اللہ علیہ وسلم

طیبہ کے رستے میں دُرود پڑھیں
بیٹھ کے حلقے میں دُرود پڑھیں

ذہن میں جالیاں چمک اُٹھیں
جس گھڑی قعدے میں دُرود پڑھیں

ملے کچھ وقت سبز گنبد کے
بیٹھ کے سائے میں دُرود پڑھیں

سانس بن جائیں ، یوں دُرود شعار
جاگتے سوتے میں دُرود پڑھیں

پیش کعبہ برآمدے کے قریب
بیٹھ کر زینے میں دُرود پڑھیں

معتکف ہو کے حجرۂ جاں میں
روح کے حجرے میں درُود پڑھیں

جگمگائیں خیال___سوچوں کے
آئینہ خانے میں درُود پڑھیں

کر کے یاد آپ کی شبِ ہجرت
ثَور کے رستے میں درُود پڑھیں

خوشبوؤں سے بھرے ریاضؔ کسی
باغ کے گوشے میں درُود پڑھیں

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

لاکھوں درود پاک رسول کریم پر
اور اُن کے ساتھ ساتھ ، درُود ابراہیمؑ پر

شام و سحر ہوں روز تواتر کے ساتھ ساتھ
پیہم درُود آپؐ کی طبعِ سلیم پر

ناموں سے اپنے نام انھیں رب نے کئی دیئے
اللہ کا کرم ہے بہت اُس کریم پر

جس کی کشش سے رہتے ہیں حُب دار شادماں
ہے جاں فدا ، مدینے کی خلدِ نعیم پر

اعزاز ہے درُود کا یہ اوّلیں ، اِسے
رب نے پڑھا ہے آپؐ رسولِ عظیم پر

جاتی ہے لے کے روز جہاں بھر سے یہ درُود
آتا ہے رشک ، طیبہ کو جاتی نسیم پر

امّت بھی اک لحاظ سے شامل ہے آل میں
قربان جائیں آپؐ کے لطفِ عمیم پر

ہے میری سعی نعت پہ صلِّ علیٰ کا فیض
مثلِ ہما یہ وِرد ہے فن کے حریم پر

نام اُن کی آل کا بھی ہے اِس ذکر میں ریاضؔ
کر یہ بھی غور حکمتِ ربّ حکیم پر

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوں صبح سے ہی معتکفِ نیّتِ درُود
تا ـــــ جاں میں سارا دن رہے کیفیتِ درُود

اوّل اور آخر اِس کا کیا ہے شمول ـــ یوں
ہر ایک ذکر میں رہے خاصیّتِ درُود

مشغولِ وِرد کیسے مسلسل ازل سے ہیں
ہے دیدنی فرشتوں کی محویّتِ درُود!

یاد اُن کی یوں عمیق ہوئے ذکر اُن کا یوں وسیع
مل جائے خامشی کو صلاحیتِ درُود

آئے لبوں پہ صلِّ علیٰ بات بات پر
اہلِ دل اِس کو کہتے ہیں اُنسیتِ درُود

صلِّ علیٰ سے دھڑکنیں کیں دل کی استوار
دائم درود خوانوں کو تہنیتِ درُود!

کہنے کو چند لفظ ہیں، فردِ عمل میں لاکھ
اللہ ہی سمجھتا ہے ماہیتِ درُود

لازم کیا ہے آپ پہ اُس بے نیاز نے
کیا اِس سے بڑھ کے اور ہو فرضیّتِ درُود!

اپنے لئے کیا ہے اِسے رب نے منتخب
اس سے سمجھ ریاضؔ تو اہمیتِ درُود!

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

وفورِ شوق میں بے حد دُرود پڑھتے تھے
نبیؐ پہ اپنے اب و جد دُرود پڑھتے تھے

عجب دُرود سرشت آدمی تھے ماضی کے
جو خواب خواب میں صد صد دُرود پڑھتے تھے

وہ ایک خواب کا منظر تھا ، تھے عدو گویا
بہ یک زبان سب ابجد دُرود پڑھتے تھے

تھی عرش خواب کی دیوار کوئی جس پہ جڑے
نبیؐ پہ لعل و زمرد درود پڑھتے تھے

جدا خدا کا' فرشتوں کا اپنا ہے انداز
مگر جو خود پہ محمدؐ درود پڑھتے تھے!

عرب عجم کی سب آبادیوں میں چھوٹے بڑے
تمام ابیض و اسود دُرود پڑھتے تھے

گواہی اُس کی تھی رحمت چھڑکتی چھاؤں میں
ہمارے گاؤں کے برگد دُرود پڑھتے تھے

وہ کیسا شہر مبارک تھا عام آدمی بھی
بنے تھے غوث ، مجدّد درود پڑھتے تھے

درود خواں تھے ایسے مہینے بھر میں ریاضؔ
وہ لاکھ بار سے زاید درود پڑھتے تھے

صلی اللہ علیہ وسلم

لکھ نعت اُن کی درد کے سانچے میں ڈھال کر
پھر اس کو نذرِ شاہؐ اویسؓ و بلالؓ کر

ہر اک کو تیری نعت لگے اپنی واردات
اے دل! ثناسرائی میں ایسا کمال کر

افزودگی نصیب ہو نخلِ ثنا مرا
برکت سے پات پات مرا ، ڈال ڈال کر

اِس کار زار میں یہی کام آئے گی زرہ
میدانِ زندگی میں درُودوں کو ڈھال کر

ہر اک معاملے میں توازن شعار ہو
اے دل! تو اختیار رہِ اعتدال کر

امّیؐ لقب کی مدح میں نورانیت ملا
لکھ نعت روشنائی میں زمزم کو ڈال کر

خاموش رہ کے حاضری اپنی لگائے جا
چُپ رہ کے بزمِ نعت گراں میں کمال کر

پیوندِ وقتِ خلد ــــــــ ہو یہ عمرِ مستعار
یا رَب مرے قیام کے پَل پَل کو سال کر

تسبیح آتی جاتی کے ساتھ اسم اُن کا کر
تو 'میم' ، 'حا' کے ساتھ دلا! میم دال کر

یہ حکم ہے رسول کا حسانؓ کے لئے
تو بھی ثنا گری ز رہِ امتثال کر

ورثہ یہی تو مجھ کو ہُوا منتقل ریاضؔ
رکھوں میں کیوں نہ اُن کی محبّت سنبھال کر

صلی اللہ علیہ وسلم

جس جاں میں نعت و حکمت و دیں کا دیار ہے
وہ جاں ریاضِ رحمتِ پروردگار ہے

جتنا میں شکر رب کا کروں، ہے بہت ہی کم
اُن کی ثنا سے ہے، جو مرا اعتبار ہے

امّت میں آپؐ کی مجھے پیدا کیا گیا
رب کا کرم ہے اور کرم بے شمار ہے

جاں میں کھُلے ہوئے ہیں دریچے بہشت کے
سیرت کے ذکرِ پاک سے دل مرغزار ہے

وقتِ 'بُلٰی' سے روح ہے مصروف نعت میں
روزِ ازل سے دل مرا مدحت گزار ہے

اپنا شعار جس نے کیا اسوہ آپؐ کا
بے شک مصافِ زیست میں وہ کامگار ہے

فردِ عمل میں کچھ بھی نہیں ہے مرے حضورؐ
بخشش کا تیری چشمِ کرم پر مدار ہے

نسبت ہے ایک، اُن کی غلامی کی معتبر
امّت کا اس حوالے سے سارا وقار ہے

جالی کو بڑھ کے چوم لے سب چاہتے ہیں یہ
ہر ایک اِس مقام پہ بے اختیار ہے

کیسے وداعِ روضہ کا تذکار ہو یہاں
آنکھ اِس گھڑی کی یاد سے ہی سوگوار ہے

رستہ نہیں ہے حشر میں کوئی نجات کا
وہ ہیں شفیع اِس پہ ریاضؔ انحصار ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

کسی بھی شہر گاؤں میں رہوں مَیں
مواجہ کی فضاؤں میں رہوں مَیں

رہے سر سبز میرا نخلِ ہستی
ہرے گنبد کی چھاؤں میں رہوں مَیں

کسی بھی شہر میں ہو جسم میرا
مدینے کی ہواؤں میں رہوں مَیں

نمائش آشناؤں سے بہت دور
فقیروں‘ بے نواؤں میں رہوں مَیں

وظیفہ جن کا ہے دائم دُرُود‘ اُن
تہجد آشناؤں میں رہوں مَیں

مواجہ رُو رہیں اعصاب میرے
سلاموں کی صداؤں میں رہوں مَیں

رہوں زندہ کہ مر جاؤں مگر یاد
بزرگوں کی دعاؤں میں رہوں مَیں

ﷺ

'کُـــــــن' کی بھید بھری تاریخ کا احسن و اکمل وہ دن ہو گا
آپ زمین پہ جس دن آئے' کتنا مکمل وہ دن ہو گا!

قرآں اترا تھا جس رات میں' بڑی ہزار مہینوں سے تھی
صاحب قرآں جس دن آیا کتنا افضل وہ دن ہو گا!

حرم پہ پہلی آنکھ پڑی تھی جب، وہ مبارک دن تھا کتنا؟
مرنے تک اب کبھی نہ دل کی آنکھ سے اوجھل وہ دن ہو گا!

آخری بار نہ واپس آنے کو جب سانس بدن چھوڑے گی
بڑے کٹھن وہ لمحے ہو گے بڑا ہی بوجھل وہ دن ہو گا

اذنِ شفاعت کے ملنے پر آپؐ کرم فرمائیں گے جب
شاداں شاداں فرحاں فرحاں اس دن پل پل وہ دن ہو گا

رُوداد، اربوں سالوں کی سب دہرائی جائے گی جس دن
طولانی صدیوں پر پھیلا کتنا مفصل وہ دن ہو گا!

بے ترتیب ادھورے لمحے عمر کے جب پائیں گے صورت
جس دن ہو گی اس چہرے کی دید مکمل وہ دن ہو گا

دودھیا دودھیا منظر والی رہے گی ساتھ ہمیشگی جس کی
رات نہ جس دن کی آئے گی ایک مسلسل وہ دن ہو گا!

برزخ کی صدیوں پر پھیلی گہری ، ٹھنڈی تاریکی کا
انت ریاض اجالے بانٹتا مشعل مشعل وہ دن ہو گا

صلی اللہ علیہ وسلم

سیرتِ سیّدِؐ سادات رقم کرتے ہیں
اُن کے اوصاف و کمالات رقم کرتے ہیں

اپنی کم کہتے ہیں، جو سنتے ہیں ہم کوُ دل سے
نعت میں اُن کے خیالات رقم کرتے ہیں

کیا یہ مَیں سوچتا ہوں' جو ہے زباں پر میری
کیا مرا ہے جو مرے ہات رقم کرتے ہیں!

واردات اور کی ہوتی ہے جسے ہم سن کر
فن کی شائستگی کے سات رقم کرتے ہیں

کہاں الفاظ میں ڈھل سکتی ہے نورانیت
ہوتے کب ہیں؟ جو محاکات رقم کرتے ہیں

روحِ آئندہ کوئی بول رہی ہے ہم میں
ہم یہ کب اپنے خیالات رقم کرتے ہیں!

سوچ رک جاتی ہے الفاظ تک آتے آتے
دل میں کیا کیا ہمہ اوقات رقم کرتے ہیں!

چودہ سو سال سے اک امّی لقب کے بارے
ہر گھڑی تازہ روایات رقم کرتے ہیں!

ہم وسیلہ ہیں، کڑی منظر و پس منظر میں
ہم حرم دیدوں کے حالات رقم کرتے ہیں

ارجمند اُن کا ہنر ہے جو ریاض اشکوں سے
اپنے چہرے یہ مناجات رقم کرتے ہیں

ریاض__ رکھتی ہے اجرِ عظیم محنتِ نعت
خوشا! ملی ہے ہمیں زندگی میں جنتِ نعت!

یہ کیسی سرمدی سوچوں کی آمد آمد ہے؟
کہ آج صبح سے جاں میں ہے جذبِ شدّتِ نعت!

عجب ہیں کوثر و تسنیم سے دُھلے جذبے
سکینت اُتری ہے احساس میں بہ صورتِ نعت

ہے شہر شہر میں تذکار اُن کی مدحت کا
زہے یہ شوکتِ نعت اور خوشا یہ سطوتِ نعت

خلوص سانس کی صورت ہے اِس بدن اندر
ہے شہرِ دل میں عجب طرح کی شریعتِ نعت

یہ ناتمام‘ بغیر ایک دوسرے کے ہیں
ہے فرض‘ حمد کی مانند ہم کو سنتِ نعت

کشیدہ کاری جب اِس پر ثنا کی ہوتی ہے
ورق سے پھوٹتی ہے آپ ہی مسّرتِ نعت

وہ پَل جو یادِ پیمبرؐ سے ارجمند ٹھہرے
خوشا وہ وقت کہ جس میں ملی فراغتِ نعت

ہر آتا دن مجھے اُن کے قریب کرتا گیا
بڑھی ہے وقت کے ساتھ اور مری عقیدتِ نعت

ہم عادتاً ہی رہے اِس سے منسلک‘ شاید
نہ وَاشگاف کسی پر ہوئی حقیقتِ نعت!

وہ رازیاب ہیں اَسرار نعت کے جن کے
جھلک رہی ہے لب و لہجہ سے متانتِ نعت

سنبھال اپنی عقیدت، عقیدے کی صورت
شعارِ دین کی مانند کر حفاظتِ نعت

علاحدہ ہے قبیلہ ثنا سرشتوں کا
جدا شریعتِ نعت اور جدا طریقتِ نعت

اُس آن شکر کے ساتھ احتیاط لازم ہے
جس آن حمد پہ ہونے لگے شباہتِ نعت

اُس آئینے میں کرن ڈھونڈ کوئی سیرت کی
جہاں دکھائی دے تجھ کو کوئی عبارتِ نعت

سخن طرازوں میں فرخندہ بخت ہیں سارے
وہ ، دی گئی ہے جنہیں خواب میں بشارتِ نعت

جدا ہے سلسلہ مغلوب حُب خصالوں کا
اِن اہلِ حال نے کی ہے ازل سے بیعتِ نعت

ثنا گر اس کے حوالے نجات پائیں گے
کرے گی سرخروٗ اہلِ وِلا کو نسبتِ نعت

اضافہ اِس کی فضیلت میں ہوتا جائے گا
بڑھے کی وقت کے ہمراہ اور حکمتِ نعت

ہزار ماؤں کی آغوش عاطفت سے بڑی
مدینہ والوں، ثنازادوں کو سکینتِ نعت

یہ کھینچ لیتی ہے اہلِ ولا کو اپنی طرف
عجیب اور پُراسرار ہے ولایتِ نعت!

جو اُن کی جالیاں چھُو کر ورق پہ آتی ہے
ہے میری آنکھوں پہ وہ ایک ایک آیتِ نعت

ملے حروفِ تہجی سب اُن ﷺ کی مدحت کو
ازل سے سلطنتِ فن پہ ہے حکومتِ نعت

گدازِ جاں ہے یہ رقّت کی کار فرمائی
یونہی خیال میں آتی نہیں___طراوتِ نعت

یہ شغل رکھتا ہے سوچوں کو سیرت آمادہ
سبب' قرابتِ دیں کا ہوئی قرابتِ نعت

جو مانگا صبحِ ازل اذن' لب کُشائی کا
خُدا کا شُکر ہمیں دی گئی اجازتِ نعت

ملائکہ کی گواہی ہے اِس ریاضت پر
ہے مہُر یافتہ اِس سعی پر شہادتِ نعت

کھلائیں پھُول سرِ نعت ، تازہ کاری کے
ہمیشہ پیشِ نظر اپنے رکھّیں جِدّتِ نعت

طلب کریں گے خُدا سے یہ نعمتِ عظمیٰ
بہشت میں بھی رہے گی ہمیں ضرورتِ نعت

بیاں کہیں وہ جہانِ مثال میں ہو گی
شباہتِ مَدنی ہو گی جو شباہتِ نعت!

ہمارے بخت میں لکھی گئی جو صبحِ ازل
سپردِ فن وہ ہمیں کرنی ہے امانتِ نعت!

یہ آرزو ہے کہ اُن کی نظر میں ہو مقبول
ملی ہے عمر کی صورت میں یہ جو مہلتِ نعت

ازالہ ہوں وہ مری عمر بھر کی غفلت کا
وہ چند لمحے، ہوئی دل سے جب ریاضتِ نعت

ملے کچھ اور بھی ___ کچھ اور بھی ملے توفیق
بڑھے کچھ اور بھی دل میں مرے اِرادتِ نعت

ریاض آیا ہے مل کے، صبیح و خاور سے
خبر سنا ہمیں تازہ کوئی تُو بابتِ نعت!

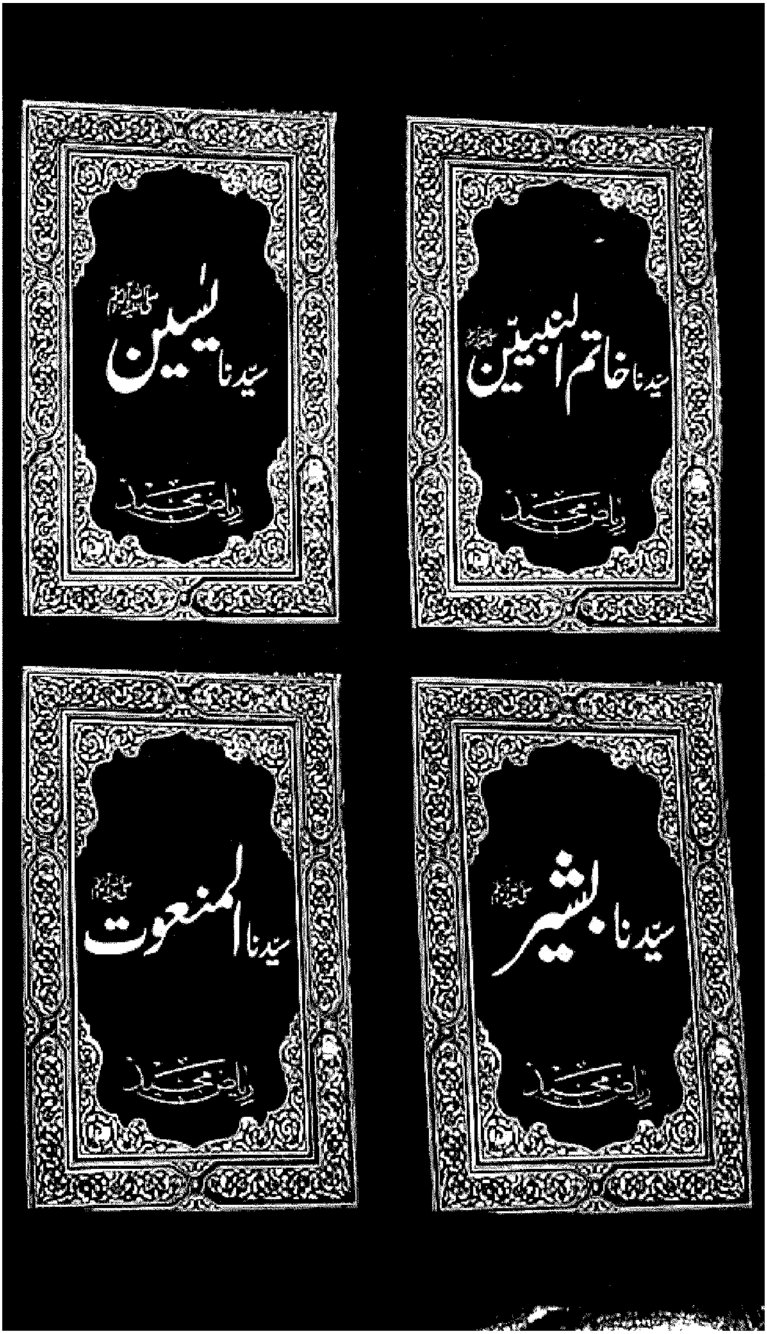
سیدنا خاتم النبیین
ریاض مجید
سیدنا یٰسین
ریاض مجید
سیدنا بشیر
ریاض مجید
سیدنا المنعوت
ریاض مجید